نظم

شاعری اصطلاح میں نظم اُس شعری صنف کو کہتے ہیں۔جس میں کسی موضوع پر ربط اور تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا گیا ہو۔اُردو نظم کا دور جدید دراصل انجمن پنجاب لاہور کے قیام کے بعد شروع ہوا۔ جہاں محمد حسین آزاد نے جدید نظمیں لکھیں۔اس کے بعد اردو شاعری کا لہلہاتا باغ حالیؔ،اکبر اور اقبال کی آبیاری کا ممنون ہے۔ جدید اردو شاعری کا پودا انہی بزرگوں کے ہاتھوں پروان چڑھا۔ان سے پہلے ہمارا شعروادب'گل بلبل'ہجروصال' بے قراری اور بے چینی کا فسانہ بن کے رہ گیا تھا۔غزل گوئی کو شاعری کی معراج تصور کیا جاتا تھا۔علمی اور اخلاقی مضامین کی کمی کی وجہ سے ہمارا شعروادب زندگی سے دور ہوتا جاتا تھا۔اب اس چیز کی ضرورت تھی کی نئے نئے مضامین اردو شاعری میں داخل کئے جائیں اور اس کی ابتداء نظیر اکبر آبادی نے کی۔جدید اردو شاعری کا آغاز صحیح معنوں میں ۱۸۷۴ء کے مشاعرہ سے ہوتا ہے اس مشاعرے میں بجائے مصرعہ طرح دینے کے نظم کے لئے ایک عنوان "برکھارت" تھا۔نظم کی کوئی خاص شکل معین نہیں ہے نہ اس کے لئے کوئی بحر مخصوص ہے۔یہ صنف اردو میں انگریزی نظموں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔فنی اعتبار سے نظم کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے(ا) ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو۔ایسی نظم "پابند نظم" کہلاتی ہے (ب) ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیہ نہ ہو"نظم معراء کہلاتی ہے (ج) ایسی نظم جس کے مصرے چھوٹے بڑے ہوں وزن ہو مگر قافیہ نہ ہو" آزاد نظم کہلاتی ہے غزل کے بعد اردو شاعری میں جو چیز سب سے زیادہ مقبول ہوئی وہ نظم ہے۔ اس کا میدان بہت وسیع ہے۔مختلف عنوانات پر لکھی جاتی ہے۔اب اردو میں مختلف موضوعات پر نظمیں لکھی جاتی ہیں جن میں مناظر قدرت'

خارجی واقعات' داخلی کیفیات اور اخلاقی' سیاسی' معاشرتی' اقتصادی اور دیگر مسائل و خیالات پر اظہار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مجاز۔ کیفی۔ فیض۔ جذبی۔ سردار جعفری۔ اختر الایمان۔ سر حرلدھیانوی اور مخدوم نے نظم کو معنی و خیال کے نئے اُفق دکھائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نظم کا مستقبل روشن ہے۔

﴾"ڈراما" (DRAMA)﴿

اُردو نثری اصناف میں ڈراما ایک اہم ترین صنف ہے۔ ڈراما یورپی اقوام کی دین ہے۔ اس کی ابتداء یونان میں ہوئی۔ ڈراما یونانی زبان کے لفظ ''ڈراؤ'' سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں ''کر کے دکھانا'' اسی لئے ڈراما ایک نقالی ہے جو حرکت (عمل) اور تقریر (مکالمہ) کے وسیلے سے کی جاتی ہے۔ یونان سے ڈراما رومیوں اور اُن سے دوسری یورپین اقوام کے یہاں پہنچا۔ انگریزی میں شیکسپیئر سے بڑھکر آج تک کوئی ڈراما نگار پیدا نہیں ہوا ہے۔ انگریزی سے ڈراما کی صنف اردو میں آئی۔ ہندوستان میں ڈراما جیسی چیز ''ناٹک'' کا رواج ہندوستان میں بہت پہلے سے تھا۔ لیکن اس کو مکمل طور سے ڈراما نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اردو ڈرامے کی تاریخ میں واجد علی شاہ کو پہلا

ڈراما نگار مانا جاتا ہے۔ ڈرامے کا تعلق کر کے دکھانے سے ہے اس لئے اس میں سٹیج بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ چونکہ ڈراما تماشائیوں کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے اُن کی نفسیات کا خیال بھی رکھنا ضروری ہے۔ ڈرامے کے اجزا مندرجہ ذیل ہیں۔ ا:۔ کہانی ب:۔ پلاٹ ج:۔ مکالمہ د:۔ کردار۔ ہندوستان اور یونان میں ڈرامے نے کئی صورتیں اختیار کیں اور مختلف مراحل طے کیے۔ موجودہ ڈراما کئی مراحل طے کرنے کے بعد ہم تک پہنچا ہے۔ موجودہ ڈراما کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔ ا:۔ المیہ ب:۔ طربیہ ج:۔ سوانگ د:۔ میلو ڈراما د:۔ ڈریم و:۔ مخلوط ڈراما ز:۔ یک بابی ڈراما ح:۔ نشری ڈراما + ڈراما کے ذریعے آج کے ڈراما نویس آج کی زندگی 'سوچ' انسان کے دکھ درد اور سماج پر طنز بھی کرتے ہیں۔ گویا ڈراما آج کل زندگی پر محیط ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جس کو ڈراما پیش نہ کر سکے۔ آج کل ریڈیائی ڈراموں نے کم وقت میں زندگی کے گوناگوں مسائل کو پیش کرنے کی صلاحیت مہیا کی ہے۔ اب ٹیلی ویژن نے ٹیلی پلے کی شکل میں ڈرامے کو نئی جہت سے آشنا کیا۔